Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۶/۳۱	۱۸ ربیع الاول ۱۳۹۷ھ ۔ ۹ امان ۱۳۵۶ ہش ۔ ۹ مارچ ۱۹۷۷ء	نمبر ۵۳

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

بدیوں سے بچنا چاہیئے اور اس کے بالمقابل نیکی کرنی چاہیئے

جو اسی پر مغرور ہے کہ بدی نہیں کرتا وہ نادان ہے

"یہ بھی یاد رکھو کہ تقویٰ اس کا نام نہیں کہ موٹی موٹی بدیوں سے پرہیز کرے بلکہ باریک در باریک بدیوں سے بچتا رہے۔ مثلاً ٹھٹھے اور ہنسی کی مجلسوں میں بیٹھنا یا ایسی مجلسوں میں بیٹھنا جہاں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی ہتک ہو یا اس کے بھائی کی شان پر حملہ ہو رہا ہو۔ اگرچہ ان کی ہاں میں ہاں نہ ملائی ہو مگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ بھی بُرا ہے کہ ایسی باتیں کیوں سُنیں؟ یہ ان کا کام ہے جن کے دلوں میں مرض ہے کیونکہ اگر ان کے دل میں بدی کی حِس نہ ہوتی تو وہ کیوں ایسا کرتے اور کیوں ان مجلسوں میں جا کر ایسی باتیں سُنتے؟

یہ بھی یاد رکھو کہ ایسی باتیں سُننے والا بھی کرنے والا ہی ہوتا ہے۔ جو لوگ زبان سے ایسی باتیں کرتے ہیں وہ تو صریح مواخذہ کے نیچے ہیں کیونکہ انہوں نے ارتکاب گناہ کا کیا ہے لیکن جو چُپکے ہو کر بیٹھے رہتے ہیں وہ بھی اس گناہ کے خمیازہ کا شکار ہوں گے۔ اس حصّہ کو بڑی توجّہ سے یاد رکھو اور قرآن شریف کو بار بار پڑھ کر سوچو۔

یہ تو وہ پہلا حصّہ ہے نیکی کا۔ مگر نیکی اسی پر ختم نہیں۔ بعض لوگ ہندوؤں، عیسائیوں اور دوسری قوموں میں بھی پائے جاتے ہیں جو بعض گناہ نہیں کرتے مثلاً بعض جھوٹ نہیں بولتے۔ کسی کا مال ناحق نہیں کھاتے قرضہ دبا نہیں لیتے بلکہ واپس کرتے ہیں۔ معاملاتِ معاشرت میں بھی پکّے ہوتے ہیں مگر خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اتنی ہی بات نہیں جس سے وہ راضی ہو جاوے۔ بدیوں سے بچنا اور اس کے بالمقابل نیکی کرنی چاہیئے اسکے بغیر مخلصی نہیں۔ جو اسی پر مغرور ہے کہ وہ بدی نہیں کرتا وہ نادان ہے۔ اسلام انسان کو اسی حد تک نہیں پہنچاتا اور چھوڑتا بلکہ وہ دونوں شقیں پوری کرانا چاہتا ہے یعنی بدیوں کو تمام و کمال چھوڑ دو اور نیکیوں کو پورے اخلاص سے کرو۔ جب تک یہ دونوں باتیں نہ ہوں نجات نہیں ہو سکتی۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۷۷، صفحہ ۳۷۸)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۹ امان۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔

احباب جماعت التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے، ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

عزیزم مکرم الحاج شیخ شریف اللہ صاحب آف سفینہ ملز لائلپور کا اپریشن ہوا ہے تا حال طبیعت بحال نہیں ہوئی۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جلد صحتِ کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

(خاکسار محمد اسمٰعیل دیالگڑھی)

میری بچّی عزیزہ شگفتہ رحمان کی آنکھ کے اندر لوہے کی سُلاخ لگنے کے بعد شدید زخم ہو گیا ہے۔ آنکھ پر بہت ورم ہے۔ نظر پر بھی گہرا اثر ہے۔

احباب جماعت بچّی کی بصارت کی بحالی اور زخم کے مندمل ہونے کے لئے دعا فرماویں۔

(عزیز الرحمٰن خالد مربی سلسلہ احمدیہ مقیم کوئٹہ)

حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی تشویشناک علالت

محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی حالت بدستور تشویشناک ہے رات بخار زیادہ ہو گیا کمزوری بہت بڑھ گئی ہے۔

احباب جماعت خاص توجّہ اور دردِ دل کے ساتھ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیّدہ ممدوحہ مدظلہا کو اپنے فضل سے کامل شفا عطا فرمائے اور آپ کے قیمتی اور مقدس وجود کو تا دیر سلامت رکھے۔ آمین

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۹؍امان ۱۳۵۶ھش
۹؍مارچ ۱۹۷۷ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احادیث میں مذکور صورتِ حال کا عملی ظہور

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنہیں اللہ تعالیٰ نے قیامت تک رونما ہونے والے جملہ بنی نوعِ انسان کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے آخری زمانہ میں اپنی اُمت کے بگڑ جانے کی خبر دی تھی۔ چنانچہ احادیث میں اس فساد و بگاڑ کا خاصی تفصیل سے ذکر آتا ہے۔ جناب ڈاکٹر اسرار احمد صاحب نے اپنے ایک حالیہ مضمون بعنوان "نصرتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم" میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس پیشگوئی خبری کا بہت تفصیل سے ذکر کر کے برملا اس حقیقت کا اعتراف کیا ہے کہ حضور ؐ نے آخری زمانہ میں جس فساد و بگاڑ کے اُمت میں رونما ہونے کا ذکر فرمایا تھا وہ اِس زمانہ میں پورے طور پر رونما ہو چکا ہے۔ چنانچہ ہم اُنہی کے الفاظ میں اُن کا یہ اعتراف یہاں درج کرتے ہیں۔ وہ اپنے مذکورہ بالا مضمون میں مسلمانوں کی موجودہ حالت کا نقشہ کھینچتے ہوئے رقمطراز ہیں :۔

"آج عملاً یہ صورتِ حال رونما ہو چکی ہے کہ ؎

جو دین بڑی شان سے نکلا تھا وطن سے
پردیس میں وہ آج غریب الغرباء ہے

یہی وہ صورتِ حال ہے جس کی حضور ؐ نے خبر دی تھی۔ صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :۔

"اسلام کی ابتداء غربت کی حالت میں ہوئی اور غربت کی یہ حالت پھر اسلام پر طاری ہو گی تو مبارکباد ہے "غرباء" کے لئے"۔

غریب کے صرف اردو معنی مفلس و نادار کے نہ سمجھئے بلکہ اس کے مفہوم کو لغتِ حدیث سے معلوم کیجئے جہاں اس کی تشریح اِس طرح ملتی ہے کہ اسلام غربت سے شروع ہوا جیسے غریب مسافر اپنے اہل و عیال اور اپنے وطن سے دُور رہ کر تنہائی میں زندگی بسر کرتا ہے اسی طرح اسلام بھی ابتداء میں غریب اور تنہا تھا، کوئی غمخوار نہ تھا، یعنی مسلمان بہت کم تھے۔ ایک زمانہ میں وہ پھر غریب ہو جائے گا۔ کفار، ملحدین، متبدعین کی کثرت ہو گی، نام کے مسلمان کثیر تعداد میں ہوں گے۔ سچے موحّد، دیندار اور متقی افراد کم سے کم ہوتے چلے جائیں گے تو ان کم اور قلیل "غرباء" کے لئے "طوبیٰ" ہے یعنی مبارکباد اور بہشت۔

مسند احمد کی ایک روایت میں ہے کہ حضور ؐ نے فرمایا :۔

"غرباء وہ ہیں جو میری سُنّت کو زندہ کریں گے اور لوگوں کو اس کی تعلیم دیں گے"۔

.... ایک اور روایت میں حضور ؐ نے خبر دی کہ :۔

"اسلام میں اس کے نام کے سوا کچھ باقی نہ رہے گا اور قرآن میں اس کے حروف کے سوا کچھ نہ رہے گا"۔

اس حدیث کا یہ مفہوم ہے کہ اسلام کہیں زمین پر فی الواقع قائم و نافذ نظر نہیں آئے گا، کردار اور شخصیتوں میں اسلام کو فی الواقع کارفرما اور موجود دیکھنے کے لئے نگاہیں ترسیں گی، قرآن محض ایک مقدس کتاب کی حیثیت سے ریشمی جزدانوں میں لپیٹ کر رکھ دیا جائے گا، اس نورِ ہدایت سے رہنمائی کی طلب مفقود ہو جائے گی، تلاوت محض رسماً اور وہ بھی زیادہ سے زیادہ حصولِ ثواب یا ایصالِ ثواب کے لئے باقی رہ جائے گی ـــــ یہ صورتِ حال عملاً پیدا ہو چکی ہے جس کی خبر ان احادیث میں دی گئی ہے"۔

(روزنامہ "نوائے وقت" لاہور ۳؍مارچ ۱۹۷۷ء "عید میلاد النبی ایڈیشن" صفحہ)

احادیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس صورتِ حال کو ایمان کے ثریا پر اُٹھ جانے سے تعبیر کر کے اس کی اصلاح کے لئے ابنائے فارس میں سے ایک یا بعض لوگوں کے منجانب اللہ مقرر ہونے کی خبر دی ہے اور بتایا ہے کہ انہی کے ذریعہ بعد اصلاح دعوت و تبلیغ کے فریضہ کی ادائیگی کی راہ ہموار ہو گی اور اسلام دنیا میں غالب آئے گا۔ چنانچہ ان احادیث میں سے ایک حدیث کا ترجمہ یہ ہے :۔

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ آپؐ پر سورۃ جمعہ نازل ہوئی۔ جب آپؐ نے اس کی آیت وَاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ (یعنی کچھ بعد میں آنے والے لوگ بھی ان صحابہؓ میں شامل ہوں گے جو ابھی ان کے ساتھ نہیں ملے) پڑھی تو ایک آدمی نے پوچھا یا رسول اللہ یہ کون لوگ ہیں؟ حضور ؐ نے اس سوال کا کوئی جواب نہ دیا۔ اُس آدمی نے تین دفعہ یہی سوال دُہرایا۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت سلمان فارسیؓ ہم میں بیٹھے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ اُن کے کندھے پر رکھا اور فرمایا کہ اگر ایمان ثریا کے پاس بھی پہنچ جائے (یعنی زمین سے اُٹھ جائے) تو ان لوگوں میں سے (ایک روایت کی رُو سے ایک شخص اور ایک دوسری روایت کی رُو سے) کچھ لوگ اس کو واپس لے آئیں گے"۔

اِس حدیث سے ثابت ہے کہ آخرین سے مرادِ ابنائے فارس ہیں جن میں سے مسیح موعود ہوں گے اور ان کا ساتھ دینے والے ہی ایمان کو ثریا سے واپس لاکر مسلمانوں کی اصلاح کریں گے اور دعوت و تبلیغ کا فریضہ ادا کر کے اسلام کو دنیا میں غالب کریں گے۔ وہ "غرباء" جن کے لئے مبارکبادی اور بہشت کی بشارت دی گئی ہے وہی لوگ ہیں جو مسیح موعودؑ اور دیگر ابنائے فارس کا ساتھ دیں گے اور ان کے ساتھ مل کر دنیا بھر میں دعوت و تبلیغ کا فریضہ سرانجام دیں گے ؛

صد سالہ احمدیّہ جوبلی فنڈ

غلبۂ اسلام کی صدی کا استقبال اور ہم

ہم کو کیا فکرِ دام و درم دوستو!
کر کے جان، مال، عزّت نثارِ خدا
گر بلائیں سروں سے گزرتی رہیں
مصطفےٰ ؐ کے لئے ہم نے جیتے ہیں دل
جو سکھانے دی ہم کو فکر و نظر
اسلحہ کارگر فرش سے عرش تک
دہریت اور دیں کے تصادم میں ہے
قصرِ تثلیث میں زلزلہ آ گیا
راستی کی طرف طبعِ مغرب پھری
کفر پسپا ہوا جا رہا ہے بڑھو!
ایک سیلِ رواں کی طرح جو بڑھیں
بحر و بر میں بڑھو خشک و تر میں بڑھو!
پیش قدمی یہاں پیش قدمی وہاں
جو وہ صدیوں کو ہم چیر کر آئے ہیں
منزلِ شوق وہ سامنے ہے کھڑی
فتحِ دینِ مبیں جس میں آئے نظر

ہے فقط دینِ احمد کا غم دوستو!
ہم ہوئے فارغِ بیش و کم دوستو!
رُکنے پائیں نہ لیکن قدم دوستو!
یہ خدا کا ہے لطف و کرم دوستو!
ہے یہی اپنی تیغِ دو دم دوستو!
دل کا سوز اور آنکھوں کا نم دوستو!
دینِ اسلام ہی محتشم دوستو!
کھل گیا اس کا سارا بھرم دوستو!
اور نکلنے لگے پیچ و خم دوستو!
اس کے جمنے نہ دو اب قدم دوستو!
ان کو روکیں گے کیا توپ و بم دوستو!
جو بجو ساتھیو! یم بہ یم دوستو!
ساری دنیا میں اب دمبدم دوستو!
ہم نے دیکھے ہیں سب زیر و بم دوستو!
بس یہی کوئی یک دو قدم دوستو!
فکرِ ناصر ایدہ اللہ ہے وہ جامِ جم دوستو!

اُن کے فرمان منظوم کرتا ہے جو
ہے ظفر کا مبارک قلم دوستو!

(ہومیو پیتھک ڈاکٹر) راجہ نذیر احمد ظفر۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی سیدنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بے پناہ عشق

مکرم مولوی بشیر احمد صاحب ناصر سیالکوٹ شہر

سیدنا حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے وہ برگزیدہ رسول ہیں جو جملہ انبیاء علیہم السلام کے محاسن و محامد کے جامع ہیں۔ آپ وہ محبوب خدا ہیں جن کے آئینہ وجود و ہستی میں اس یار ازلی کے حسن و جمال کی تجلیاں درخشاں ہیں اور آپ ہی وہ خلیفۃ اللہ اور مظہر ذاتِ قدیم ہیں جو صاحب لولاک ہیں اور کارخانہ عالم کی علتِ غائی اور وجہ تخلیق ہیں اور آپ ہی وہ محبوب خدا ہیں جن کو ... "فکان قاب قوسین او ادنیٰ" کا ... ہوا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو خاتم النبیین اور شفیع المذنبین کے گرانقدر خطابات سے نوازا۔ جن کے در دولت سے بنی نوعِ انسان کے اعلیٰ افراد نے نبوت و رسالت کا فیض پایا۔ اور وہ جو گناہوں کی آلائشوں میں لت پت تھے انہوں نے آپ کی برکت سے اپنے خالق و مالک اور رازق خدا کی محبت و قرب کی دولت حاصل کی۔

حضور سرور کائنات فخرِ موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی وہ رفیع و اعلیٰ مقام ہے۔ جس کے اظہار کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفور محبت سے "محمدؐ" کے نام نامی اور اسم گرامی سے پکارا۔ جو اس حقیقت کا اظہار تھا کہ آپ نہ صرف خدا تعالیٰ کے ہی محبوب اعظم ہیں۔ بلکہ تمام نوعِ انسان کے بھی سب سے زیادہ پیارے ہیں کیونکہ "محمدؐ" اس کو کہتے ہیں جس کی سب سے زیادہ تعریف کی جائے۔ اور تعریف اسی کی ہوتی ہے جو اپنے حسن و احسان سے ہر اپنے و بیگانہ کو موہ لیتا ہے۔ پس ماننا پڑیگا کہ چونکہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے حسن و احسان کی بدولت بنی نوع انسان کو سب سے زیادہ محبوب ہیں اب جو شخص زیادہ زیادہ آپکی تعریف کریگا اور آپکی محبت میں فنا ہوگا۔ وہ خدا تعالیٰ کو سب سے زیادہ پیارا ہوگا

یہ وہ زندگی بخش حقیقت ہے جس کو قرآن مجید میں یوں پیش کیا گیا ہے

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ
اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ
اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ
وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔ (آل عمران ع)

کہہ دو۔ کہ اگر تم کو اللہ تعالیٰ سے محبت ہے اور تم چاہتے ہو کہ اللہ بھی تم سے محبت کرے تو یاد رکھو کہ تم اس وقت تک اللہ کے محبوب نہیں بن سکتے۔ جب تک تم میرے رنگ میں رنگین نہ ہو جاؤ اور میری صفاتِ حسنہ اپنے آئینہ قلب میں منعکس نہ کر لو

ظاہر ہے کہ محبوب الٰہی بننے کے لئے ضروری ہے کہ ہر مومن نور محبت میں آنحضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے نقوش اپنے صفحۂ قلب پر پوری صفائی سے رقم کرے اور خدا کے بعد سب سے زیادہ آپ سے محبت کرے اور آپکی تعظیم اور اطاعت بجا لائے چنانچہ حضور فرماتے ہیں

"والذی نفسی بیدہ لا
یؤمن احدکم حتی
اکون احب الیہ من ولدہ
ووالدہ والناس اجمعین

قسم ہے اس ذاتِ بابرکات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے تم میں سے کوئی شخص بھی اس وقت تک کامل مومن نہیں بن سکتا جب تک اسے اس کی اولاد۔ اس کے ماں باپ اور باقی سب لوگوں سے زیادہ پیارا نہ ہو جاؤں۔

عشق رسول اللہ کا یہی وہ ارفع و اعلیٰ مقام ہے جس کا قرآن مجید میں پوری وضاحت کی گئی ہے فرمایا:۔

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ
وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ
وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ
اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ
تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا
وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ
اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ
وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ
سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا
حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ
وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ
الْفٰسِقِيْنَ۔
(توبہ ع)

کہ اے لوگو! سن لو کہ اگر تم کو اللہ تعالیٰ اس کے رسول اور اس کے راستہ میں جہاد کرنے سے اپنے باپ دادے اولاد بہن بھائی اور دوسرے رشتہ دار اموال اور تجارت اور مکانات زیادہ پیارے ہیں۔ تو تمہاری یہ محبت اس قابل نہیں کہ اس کو قبول کیا جائے پس اس حالت میں تم اللہ تعالیٰ کے عذاب کے منتظر رہو۔ کیونکہ تم فاسق ہو اور اللہ فاسقوں کو ان کی منزل مراد تک نہیں پہنچایا کرتا۔

قرآن مجید کی ان ہر دو آیتوں سے ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ کا محبوب بننے اور اس کے پیار کی لازوال دولت حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اس سے اس کے رسول سے انتہائی محبت کی جائے اور اس کی محبت کے حصول کے لئے انتہائی کوشش کی جائے یہاں تک کہ ماں باپ اولاد۔ بہن بھائیوں اور بیوی بچوں اور مال و دولت اور مکانوں کی محبت کو بھی اس محبت کیلئے قربان کر دیا جائے تب کہیں جا کر یہ دولت لازوال حاصل ہوتی ہے۔

محبت رسول اللہ کا یہ وہ بلند و بالا معیار ہے جس میں صاف یہ بتایا گیا ہے کہ جب تک ہم تعالیٰ کے بعد سب سے زیادہ اس کے رسول کی تعظیم نہ کریں گے اور زیادہ محبت میں لوح قلب پر آپ کی تصویر اجاگر نہ کرلینگے ہم ہرگز خدا تعالیٰ کے محبوب و مطلوب نہیں بن سکتے۔ چنانچہ محبت رسول کا یہی وہ معیار ہے۔ جس پر جب مومنوں نے اپنی عملی زندگیوں کی صورت کو نمایاں کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے انعام و اکرام سے نوازا اور یہی وہ معیار ہے جس پر جب حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود کو کھرا کر دیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو الہاماً فرمایا۔

کل برکۃ من محمد
فتبارک من علم و تعلم

کہ ساری کی ساری برکتیں محمد مصطفیٰؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے در دولت سے ملتی ہیں اس لئے آپ زیادہ سے زیادہ اس سے وابستگی اختیار کریں۔ تا زیادہ سے زیادہ خدائی برکات و انعامات کو حاصل کرنے والے بنیں۔

محبت رسول کا یہی وہ بلند و بالا معیار ہے جس کی بنا پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"محمدؐ میرے تن میں مثل جاں ہے
یہ ہے مشہور جاں ہے تو جہاں ہے

پھر فرماتے ہیں:۔

محمدؐ جو ہمارا پیشوا ہے
محمدؐ جو کہ محبوب خدا ہے
ہو اس کے نام پر قربان سب کچھ
کہ وہ شاہنشہ ہر دو سرا ہے
اسی سے میرا دل پاتا ہے تسکیں
وہی آرام میری روح کا ہے
خدا کو اس سے مل کر ہم نے پایا
وہی اک راہِ دیں کا رہنما ہے"

پھر فرماتے ہیں ؎

محمدؐ پر ہماری جاں فدا ہے
کہ وہ کوئے صنم کا راہنما ہے
میرا دل اس نے روشن کر دیا
اندھیرے گھر کا میرے وہ دیا ہے
میرا ہر ذرہ ہو قربانِ احمدؐ
میرے دل کا یہی اک مدعا ہے
اسی کے عشق میں نکلے مری جاں
کہ یادِ یار میں بھی اک مزا ہے
مجھے اس بات پر ہے فخر محمود
مرا محبوب محبوبِ خدا ہے"

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ان وجد آفریں اشعار سے یہ بات ظاہر ہے کہ حضور اپنے محبوب آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے کس قدر والہانہ محبت و عقیدت رکھتے تھے۔ آپ علی الاعلان یہ کہتے ہیں کہ محمدؐ میرے تن میں جاں کی طرح ہے وہ میری روح کا آرام ہے اور دل کی تسکین ہے وہ میرے اندھیرے گھر کا دیا ہے۔ جس نے میرے دل کو روشن کر دیا ہے وہ میرے خدا کا محبوب ہے جس کی محبت کے طفیل میں نے اپنے خدا کی محبت کو پایا ہے۔ پس میں آپ کے ان احسانوں کا بدلہ یہ چاہتا ہوں۔ کہ میری جان آپ پر قربان ہو اور میرا ذرہ ذرہ آپ پر فدا ہو۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ ایک اور جگہ عشق سے حضور سرور کائنات فخر موجودات سے براہِ راست مخاطب ہو کر عرض پرداز ہیں

اے محمدؐ! اے حبیبِ کردگار
ہیں ترا عاشق ترا دلدادہ ہوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گو ہیں قالب دو مگر ہے جان ایک
کیوں نہ ہو ایسا کہ خادم زادہ ہوں
میری الفت بڑھ کے ہر الفت سے ہے
تیری راہ میں مرنے پر آمادہ ہوں"

ظاہر ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے آقا حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم سے کس درجہ شدید محبت ہے کہ حضور بار بار یہ ارشاد فرما رہے ہیں کہ آپ اپنے آقا کی راہ میں مرنے اور جان قربان کرنے کے لئے ہر گھڑی آمادہ اور تیار رہیں۔ چنانچہ ایک اور مقام پر تو آپ خود اپنی محبت کا اس طرح نقشہ کھینچتے ہیں۔ فرمایا:-

"وہ میری جان ہے۔ میرا دل ہے۔ میری مراد و مطلوب ہے۔ اس کی غلامی میرے لئے عزت کا باعث ہے اور اس کی کفش برداری مجھے تخت شاہی سے بڑھ کر معلوم دیتی ہے اس کے گھر کی جاروب کشی کے مقابلہ میں بادشاہت ہفت اقلیم ہیچ ہے۔"
(حقیقۃ النبوۃ صفحہ ۱۸۶)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس ارشاد گرامی سے ظاہر ہے کہ آپ کو آقائے دوجہان حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قدر دیوانہ وار محبت تھی کہ آپ کی نگاہوں میں حضور پر نور کی کفش برداری تخت شاہی سے بڑھ کر اہمیت رکھتی ہے اور آپ کے گھر کی جاروب کشی کے مقابلہ میں آپکو بادشاہت ہفت اقلیم ہیچ نظر آتی ہے۔ چنانچہ یہ حقیقت اپنی جگہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی یہ محبت رسول کسی سنی سنائی قصے کہانی کا نتیجہ نہ تھی بلکہ یہ حضور پر نور حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس خداداد حسن و احسان کی پیداوار تھی جس کا تجربہ اور مشاہدہ آپ نے اپنی زندگی میں بار بار کیا۔ یہاں تک کہ آپ کو یہ یقین کامل ہو گیا کہ دنیا میں سب سے زیادہ حسین ترین وجود آپ کا ہی ہے اور سب محسنوں سے زیادہ دنیا پر آپ کے احسانات ہیں۔ اس لئے آپ کو ان سب سے زیادہ آپ سے محبت ہے۔ حضور فرماتے ہیں:-

"گو ہم سب رسولوں کو مانتے ہیں لیکن ہماری محبت اور غیرت بالطبع اس شخص کے لئے زیادہ جوش میں آتی ہے جس نے ہمارے لئے اپنے آپ کو تکلیف میں ڈالا اور ہمارے بوجھوں کو ہلکا کرنے کے لئے اپنے سر پر بوجھ اٹھایا اور ہمیں مرتا دیکھ کر اس نے اس قدر غم کیا کہ گویا خود اپنے اوپر موت وارد کر لی اور ہمیں سکھ پہنچانے کے لئے ہر قسم کے سکھوں کو ترک کیا اور ہمیں اوپر اٹھانے کے لئے خود نیچے کو جھکا۔ اس کے دن ہماری بہتری کی فکر میں صرف ہوتے اور اس کی راتیں ہمارے لئے جاگتے کٹیں۔ حتیٰ کہ کھڑے کھڑے اس کے پاؤں سوج جاتے اور خود بے گناہ ہوتے ہوئے ہمارے گناہوں کو دور کرنے کے لئے اور ہمیں عذاب سے بچانے کے لئے اس نے اس قدر گریہ و زاری کی کہ سجدہ گاہ تر ہو گئی۔ اور اس کی رقت ہمارے لئے اس قدر بڑھ گئی کہ اس کے سینے کی آواز ابلتی ہوئی دیگ سے بڑھ گئی۔ اس نے خدا تعالیٰ کے رحم کو ہمارے لئے کھینچا۔ اور اس کی رضا کو ہمارے لئے جذب کیا اور اس کے فضل کی چادر ہم کو اوڑھائی اور اس کی رحمت کا لبادہ ہمارے کندھوں پر ڈال دیا اور اس کے وصال کی راہیں ہمارے لئے تلاش کیں۔ اور اس سے اتحاد کا طریق ہمارے لئے دریافت کیا اور ہمارے لئے وہ سہولتیں بہم پہنچائیں کہ اس سے پہلے کسی نبی نے اپنی امت کے لئے نہ بہم پہنچائی تھیں۔"
(دعوت الامیر صفحہ ۲۱۱)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی یہ تحریر بعینہٖ اس امر کا ثبوت ہے کہ آپ کو سیدنا حضرت محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم سے عشق کی حد تک محبت تھی کہ آپ کے نزدیک حضور نے بنی نوع انسان کی ہمدردی کے لئے اپنے اوپر بارہا موت وارد کر لی تھی۔ اس لئے تمام بنی نوع انسان کا یہ فرض ہے کہ وہ آپ کے بیکراں احسانوں کے پیش نظر آپ سے فدا کارانہ محبت رکھیں۔

حضور ایک اور جگہ فرماتے ہیں:-

"ہمیں خاتم الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہے اور کیا بلحاظ اس کے کہ خدا تعالیٰ نے ان کو سب انبیاء سے بڑا درجہ دیا ہے اور کیا بلحاظ اسکے کہ ہمیں جو کچھ ملا ہے آپ ہی سے ملا ہے اور جو کچھ آپ نے ہمارے لئے کیا ہے۔ اس کا عشر عشیر بھی اور کسی انسان نے خواہ نبی ہو یا غیر نبی ہمارے لئے نہیں کیا ہم آپ سے زیادہ کسی اور انسان کو عزت نہیں دے سکتے۔"
(دعوت الامیر)

قابل غور یہ بات ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کس محبت انگیز پیرایہ میں سید کائنات فخر موجودات حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے گراں قدر احسانوں کو پیش فرمایا ہے۔ اب کون وہ فرزند آدم ہے۔ جو اپنی گردنوں پر ان احسانوں کا بوجھ محسوس کرے اور آپ سے محبت نہ کرے۔ حالانکہ آپ کا اپنا یہ ارشاد ہے۔

"جبلت القلوب علی حب من احسن الیھا۔

کہ دل ان سے محبت کرنے پر مجبور ہیں۔ جو ان پر احسان کرتا ہے۔

پس جب حضور پر نور کا یہ ارشاد انسانی فطرت کا عکاس ہے اور ادھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اپنا اقرار ہے کہ

اس سے میرا دل پاتا ہے تسکیں
وہی آرام میری روح کا ہے
خدا کو اس سے مل کر ہم نے پایا
وہی اک راہ دین کا رہنما ہے
میرا دل اس نے روشن کر دیا ہے
اندھیرے گھر کا میرے وہ دیا ہے

تو ہمیں یہ ماننے میں کوئی روک نہیں رہتی کہ آپ اپنے آقا حضرت محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم سے اس لئے محبت کرتے ہیں کہ آپ کو خود اقرار ہے کہ "آپ کو جو کچھ ملا ہے آپ ہی سے ملا ہے"۔ اور آپ کے ہی حسن و جمال کی یہ تابانیاں ہیں جن سے آپ کی کائنات دل جگمگا اٹھا ہے۔ اور آپ کی بے چین روح کو آرام اور بیقرار دل کو تسکین حاصل ہوتی ہے۔ کیونکہ آپ کے نور محبت سے آپ کے دل کی دنیا روشن اور تاباں ہے۔

(باقی)

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا ترجمان ماہنامہ "انصار اللہ"

ماہنامہ "انصار اللہ" مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا ترجمان ہے۔ جس میں تربیتی اور علمی مضامین شائع ہوتے ہیں۔ اس رسالہ نے گزشتہ سولہ سال میں خدا تعالیٰ کے فضل سے تربیت کی ذمہ داری کو بڑے عمدہ رنگ میں پورا کیا ہے۔ بزرگوں اور اہل علم اصحاب نے وقتاً فوقتاً رسالہ پر پسندیدگی کا اظہار فرمایا ہے۔

قمر الانبیاء حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ نے اس رسالہ کے متعلق فرمایا کہ:

"یہ رسالہ خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑی قابلیت کے ساتھ لکھا جاتا ہے اور ترتیب دیا جاتا ہے اور اس کے اکثر مضامین بہت دلچسپ اور دماغ میں جلاء پیدا کرنے اور روح کو روشنی عطا کرنے میں بڑا اثر رکھتے ہیں۔ پس انصار اللہ کو چاہیئے کہ اس رسالہ کو ہر جہت سے ترقی دینے کی کوشش کریں اس کی اشاعت کا حلقہ وسیع کریں۔ اور اس کے لئے مختلف علمی موضوع پر اچھے اچھے مضامین لکھ کر بھجوائیں تاکہ اس کی افادیت میں ترقی ہو اور جماعت میں اس کی دلچسپی بڑھتی چلی جائے۔"

اس رسالہ کی قیمت صرف دس روپے سالانہ مقرر ہے۔ اس رسالہ کی خریداری قبول فرما کر ممنون فرمادیں۔ شوریٰ انصار اللہ ۱۹۵۹ء کے فیصلہ کے مطابق ہر مجلس اپنی گنجائش میں سے کم از کم ایک رسالہ ضرور جاری کروائے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

مینیجر ماہنامہ "انصار اللہ" ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سنہ ۱۹۷۶ء کا بجٹ سو فیصد ادا کرنے والی

قابلِ صد مبارکباد مجالس انصار اللہ

(نمبر ۳)

ضلع جہلم:۔

(۱) چکوال۔ (۲) دوالمیال۔ (۳) پاکستان چپ بورڈ فیکٹری۔

ضلع میانوالی:۔ (۱) میانوالی شہر۔

آزاد کشمیر:۔ (۱) کوٹلی۔

صوبہ بلوچستان:۔ (۱) کوئٹہ۔

ضلع کراچی:۔

(۱) ناظم آباد کراچی۔ (۲) صدر کراچی۔ (۳) ڈرگ روڈ کراچی

ضلع حیدرآباد، بدین:۔

(۱) حیدرآباد شہر۔ (۲) بشیرآباد۔ (۳) سنجر چانگ۔ (۴) ٹنڈو غلام علی (۵) انورآباد (۶) کوٹ باغدین۔ (۷) بڑھی شاہ کریم۔

ضلع نوابشاہ:۔

(۱) گوٹھ امام بخش (۲) باندھی۔ (۳) چک ۲۱ دودھ۔ (۴) قمرآباد۔ (۵) دریاخان مری (۶) بھریا روڈ۔

ضلع تھرپارکر:۔

(۱) محمدآباد۔ (۲) نصرت آباد۔ (۳) محمودآباد۔ (۴) جمیس آباد۔ (۵) کنری۔ (۶) چک $\frac{270}{A}$ کا چیلو۔ (۷) نوکوٹ۔ (۸) ڈگری۔ (۹) نورنگر۔ (۱۰) چک ۱۵۱۔ (۱۱) کریم نگر۔ (۱۲) اسلام پور بھٹیاں۔ (۱۳) نبی سر روڈ۔ (۱۴) گوٹھ سیٹھ عزیز احمد (۱۵) لطیف نگر۔ (۱۶) فضل آباد۔ (۱۷) گوٹھ احمدیہ۔ (۱۸) مصطفےٰ فارم۔ (۱۹) گوٹھ شریف آباد۔

ضلع لاڑکانہ:۔ (۱) کھنڈو۔ (۲) صالحہ آباد۔

ضلع خیرپور میرس:۔

(۱) گوٹھ غلام محمد شہانی (۲) گوٹھ فتح دین (۳) گوٹھ چوہدری علی محمد (۴) گوٹھ چوہدری سلطان علی۔

ضلع سانگھڑ:۔ (۱) سانگھڑ شہر (۲) گوٹھ فتح پور (۳) احمدپور۔

ضلع مظفرگڑھ:۔ (۱) علی پور (۲) لیہ (۳) چک $\frac{226}{TDA}$ (۴) $\frac{106}{M-L}$

ڈیرہ غازی خان:۔ (۱) شادن لنڈ (۲) کوٹ قیصرانی (۳) ہیرو غربی (۴) راجن پور (۵) بشیرآباد

ضلع بہاولپور:۔ (۱) بہاولپور شہر (۲) چک ۱۹۰ مراد (۳) چک ۱۹۶ مراد (۴) چک ۲۲ حمیدآباد۔

ضلع بہاولنگر:۔ (۱) بہاولنگر شہر (۲) چک $\frac{103}{6-R}$ (۳) چک $\frac{30}{3-R}$ (۴) چک $\frac{327}{H-R}$ (۵) چک ۱۶۹ مراد (۶) چک ۱۶۶ مراد شرقی (۷) چک $\frac{102}{F}$ (۸) چک $\frac{93}{6-R}$۔

ضلع رحیم یارخان:۔ (۱) رحیم یارخان شہر (۲) بستی شادی (۳) چک $\frac{123}{N-P}$ (۴) چک $\frac{32}{N-P}$ شرقی۔ (۵) چک $\frac{56}{4-R}$۔

ضلع سکھر:۔ (۱) سکھر شہر۔ (۲) شکارپور۔

ضلع جیکب آباد:۔ (۱) گدو۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

مطالعہ کتب

ماہ مارچ میں خدام کے مطالعہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "گناہ سے نجات کیونکر مل سکتی ہے؟" مقرر کی گئی ہے۔ قائدین کرام سے گزارش ہے کہ وہ خدام سے مطالعہ کرائیں۔ (مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلان دارالقضاء

مکرم عبدالعزیز صاحب مکان $\frac{9}{5}$ واقع محلہ دارالبرکات ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم چوہدری چراغ محمد صاحب وفات پا چکے ہیں۔ قطعہ $\frac{9}{5}$ واقع محلہ دارالبرکات ربوہ مرحوم کے نام الاٹ ہے۔ والد صاحب مرحوم نے قطعہ مذکورہ بالا میرے پاس مبلغ ۵۰۰/- روپے میں اپنی زندگی میں ہی فروخت کر دیا تھا لیکن انتقال میرے نام نہ ہو سکا۔ اب قطعہ $\frac{9}{5}$ میرے نام منتقل کئے جانے پر دیگر وارثان مرحوم کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ قطعہ $\frac{9}{5}$ واقع محلہ دارالبرکات ربوہ میرے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرماویں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب حنیف دارالعلوم غربی ربوہ کی بچی مسرت کا گلے کا آپریشن کامیاب ہوا ہے اب بازو کا آپریشن گنگارام ہسپتال لاہور میں ہو رہا ہے۔ بچی اور رمضان سے جل جانے کی وجہ سے بیمار چلی آرہی ہے مکرم چوہدری صاحب بچی کی کامل و عاجل شفا کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

۲۔ مکرم ملک احمد صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ترگڑی ضلع گوجرانوالہ اپنے اور اپنے اہل و عیال کیلئے رضاء الٰہی کے حصول اور تمام قسم کی روحانی و جسمانی بیماریوں سے نجات کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

۳۔ مکرم محمد یعقوب صاحب ولد غلام محمد صاحب ترگڑی ضلع گوجرانوالہ عرصہ سے وجع المفاصل کے عارضہ سے بیمار چلے آرہے ہیں اور صاحب فراش ہیں کامل و عاجل صحت کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

۴۔ مکرم مظفر احمد صاحب بھٹی رحمت بازار ربوہ عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں اور بعض مالی پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ کامل و عاجل صحت اور پریشانیوں سے نجات کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

۵۔ مکرم محمد شفیع صاحب سلیم پوری واہ کینٹ سے لکھتے ہیں کہ مکرم ملک سعید احمد خان صاحب بعارضہ عرق النساء بیمار رہیں اور پی۔ او۔ ایف ہسپتال واہ کینٹ میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت سے صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

احباب کرام تمام بیماروں کیلئے دعا فرمائیں۔

حیوانات

آپ کی دولت ہیں۔ مہلک بیماریوں سے بچاؤ اور زود اثر علاج کے لئے جانوروں کی اکسیر ادویہ کا رسالہ ۲۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر حاصل کریں!

کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو) گولبازار ربوہ۔ فون ۶۰۶ / ۶۰۷

سالانہ مرکزی تربیتی کلاس ۱۵ تا ۲۸ اپریل ربوہ میں منعقد ہو رہی ہے تمام مجالس خدام الاحمدیہ کی نمائندگی لازمی ہے۔ (مہتمم تربیت)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

طوعی چندہ جو لازمی بن گیا

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ ایک طوعی چندہ تھا۔ ہر مخلص احمدی کو اختیار تھا کہ وہ غلبۂ اسلام کی اس مہم کی ضرورت اور اپنی توفیق کے مطابق اِس تحریک میں وعدہ لکھوائے لیکن جب آپ نے وعدہ لکھوا دیا تو یہ چندہ آپ کے لئے لازمی چندہ بن گیا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مومن کا وعدہ بڑا پختہ ہوتا ہے۔

آپ سے درخواست ہے کہ وعدوں کا $\frac{3}{15}$ ۲۰ مارچ ۱۹۷۷ء تک ادا کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

شادی کی تقاریب

۱۔ مکرم عبدالحی صاحب ابن مکرم ڈاکٹر عبدالقدوس صاحب ناظم انصار اللہ ضلع نواب شاہ کی تقریب شادی مورخہ ۳ فروری ۱۹۷۷ء کو عمل میں آئی۔ ان کا نکاح مکرم قریشی نور احمد صاحب ہاشمی نے مورخہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۷۶ء بروز اتوار قصور میں محترمہ صفیہ ریحانہ صاحبہ بنت مکرم صوبیدار میجر علی محمد صاحب آف قصور سے مبلغ دس ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا تھا مکرم عبدالحی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ابتدائی صحابی حضرت مولوی رحیم بخش صاحب مرحوم آف تلونڈی جھنگلاں ضلع گورداسپور کے پوتے اور دلہا اور دلہن دونوں حضرت ڈاکٹر عبدالکریم صاحب خلجی آف لدھیانہ کے نواسہ اور نواسی ہیں۔

بارات مورخہ یکم فروری ۱۹۷۷ء کو نواب شاہ سے براستہ لاہور قصور پہنچی ۳ فروری کو شادی کی تقریب عمل میں آئی۔ ۳ فروری کو ہی لاہور سے بارات روانہ ہو کر مورخہ ۴ فروری کو واپس نواب شاہ پہنچ گئی۔

مورخہ ۷ فروری ۱۹۷۷ء بروز سوموار دوپہر ساڑھے بارہ بجے محترم ڈاکٹر عبدالقدوس صاحب نے اپنے مکان واقع مارکیٹ روڈ میں وسیع پیمانے پر دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں نواب شاہ کے احمدیوں اور شہر کے معززین نے شرکت فرمائی۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے بہت ہی بابرکت اور مثمر بثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین

(حفیظ احمد شاہد مربی سلسلہ احمدیہ نواب شاہ (سندھ))

۲۔ خاکسار کے لڑکے عزیز محمد ارشد قیوم کا نکاح عزیزہ ساجدہ بیگم بنت برادرم محمد شریف صاحب محلہ گورونانک لائل پور کے ساتھ مبلغ تین ہزار روپیہ حق مہر پر مورخہ ۱۱ فروری ۱۹۷۷ء بروز جمعۃ المبارک مسجد احمدیہ لائلپور میں محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر جماعت احمدیہ لائلپور نے پڑھا۔

دوسرے روز خاکسار کے مکان پر تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ بزرگانِ سلسلہ اور احبابِ جماعت کی خدمت میں گزارش ہے کہ دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے باعثِ برکت فرمائے۔ آمین

(قریشی بشیر احمد (عزیز کمیشن شاپ) پرانی غلہ منڈی لائلپور)

۳۔ خاکسار کے چھوٹے بھائی عزیزم محمد اکرم صاحب بی۔ ایس سی مکینکل انجینئر حال کراچی کی شادی مورخہ ۱۲ فروری ۱۹۷۷ء کو ہمراہ عزیزہ ڈاکٹر صبیحہ متین صاحبہ ایم۔ بی۔ بی۔ ایس دختر محترم شیخ محمد لطیف صاحب ایڈووکیٹ ہائی کورٹ لاہور سرانجام پائی اور اگلے روز دعوتِ ولیمہ ہوئی۔ ہر دو مواقع پر بہت سے اصحاب اور بزرگانِ سلسلہ نے شمولیت فرمائی۔ احبابِ جماعت اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

(انور ملک۔ ۱۳۱۲ لونیاں منڈی۔ صدر بازار۔ لاہور چھاؤنی)

نقیب کی ضرورت

مسجد احمدیہ واہ کینٹ کے لئے ایک نقیب کی ضرورت ہے جو دیانتدار خوش خلق، صحت مند اور خدمتِ دین کرنے کا خواہش مند ہو۔ تنخواہ کے متعلق مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں:۔

رفیع الدین بٹ 22/E/192 واہ کینٹ

دعائے مغفرت

(۱) ربوہ۔ ۵ اور ۶ مارچ ۱۹۷۷ء کی درمیانی شب ساڑھے بارہ بجے محترمہ محمدی بیگم صاحبہ جو محترم شیخ فضل احمد صاحب بٹالوی مرحوم کی اہلیہ تھیں اچانک بعمر ۷۲ سال حرکتِ قلب بند ہو جانے سے وفات پا گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ موصیہ تھیں۔ مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے بتاریخ ۶ مارچ بعد نماز عصر احاطہ مسجد مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحومہ کی تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے دعا کرائی۔

مرحومہ نے پانچ لڑکے اور تین لڑکیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ بڑے بیٹے ملک محمد احمد صاحب واقفِ زندگی دفتر امانت تحریکِ جدید میں خدمت بجا لا رہے ہیں۔ مبارک احمد صاحب لاہور میں اور لطیف احمد صاحب و رشید احمد صاحب بیرونِ پاکستان ہیں۔ سب سے چھوٹے بیٹے لئیق احمد صاحب طاہر سابق نائب امام مسجد لندن اس وقت جامعہ احمدیہ میں پروفیسر کے طور پر خدمت بجا لا رہے ہیں۔

احباب مرحومہ کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(خاکسار ابوالمنیر نورالحق)

(۲) میرے بزرگ و شفیق تایا جان چوہدری رحمت اللہ صاحب سابق امیر جماعتِ احمدیہ حیدرآباد سندھ ۹۶ سال کی عمر میں مورخہ ۳ مارچ ۱۹۷۷ء بروز جمعرات صبح کے وقت کراچی میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نے اپنے پیچھے اپنی یادگار ایک بیوہ چھوڑی ہیں جو محترم مولوی ابوالمنیر نورالحق صاحب کی ہمشیرہ ہیں۔

احباب سے درخواست ہے کہ مرحوم کی مغفرت کے لئے دعا فرمائیں اور یہ کہ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین

(ڈاکٹر فہمیدہ منیر فضلِ عمر ہسپتال ربوہ)

(۳) میرے بہنوئی عزیز پیر حمید اللہ صاحب ابن پیر فیض عالم صاحب (آف گولیکی) منیجر الائیڈ بنک آف پاکستان میانوالی ۲ مارچ ۱۹۷۷ء کی صبح کو اچانک حرکتِ قلب بند ہو جانے کی وجہ سے بعمر ۴۲ سال وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

۴ مارچ کو بعد نماز فجر مکرم محترم قریشی فضل حق صاحب امام الصلوٰۃ مسجد مہدی ربوہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور قبرستانِ عام میں دفن کئے گئے۔

مرحوم کے پسماندگان میں اُن کی اہلیہ اور دو بچے شامل ہیں۔

احباب برادرم مرحوم کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ ان کے اہل و عیال کی خود کفالت فرمائے اور ہر دم اپنی حفاظت میں رکھے اور جملہ پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین

(محمد اسلم خان۔
۵۴ ناظم الدین روڈ
شالیمار ۶ اسلام آباد (حال ربوہ))

جائیداد کی خرید و فروخت

ربوہ میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت کے لئے آپ کی سہولت کے پیشِ نظر ایک واحد رجسٹرڈ ادارہ کھولا گیا ہے۔ اِس باقاعدہ ادارے کا دفتر قومی مرکزی بچت بینک کے متصل دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے بالمقابل واقع ہے۔

ہمیں آپ اپنی خدمت کے لئے ہر وقت مستعد پائیں گے۔ ربوہ شہر اور مضافات میں نہایت مناسب داموں پر پلاٹس، مکانات اور زرعی زمین برائے فروخت موجود ہیں۔

احمد اسٹیٹس
پراپرٹی ڈیلر رجسٹرڈ انس مارکیٹ ربوہ